http://www.NastaliqOnline.ir

سورة الکهف

آیات ۴۴ - ۳۲

اقبال

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ

وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ؕ ﴿۳۲﴾

كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۙ ﴿۳۳﴾

وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾

وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ۙ ﴿۳۵﴾

وَّمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّىْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ بِالَّذِىْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ

سَوّٰىكَ رَجُلًا ؕ ﴿۳۷﴾ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّىْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّىْۤ اَحَدًا ﴿۳۸﴾ وَلَوْلَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ

قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ۚ ﴿۳۹﴾

فَعَسٰى رَبِّیۡۤ اَنۡ یُّؤۡتِیَنِ خَیۡرًا مِّنۡ جَنَّتِكَ وَیُرۡسِلَ عَلَیۡهَا حُسۡبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ
فَتُصۡبِحَ صَعِیۡدًا زَلَقًا ۙ﴿۴۰﴾ اَوۡ یُصۡبِحَ مَآؤُهَا غَوۡرًا فَلَنۡ تَسۡتَطِیۡعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾
وَاُحِیۡطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصۡبَحَ یُقَلِّبُ كَفَّیۡهِ عَلٰى مَاۤ اَنۡفَقَ فِیۡهَا وَهِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰى
عُرُوۡشِهَا وَیَقُوۡلُ یٰلَیۡتَنِیۡ لَمۡ اُشۡرِكۡ بِرَبِّیۡۤ اَحَدًا ﴿۴۲﴾
وَلَمۡ تَكُنۡ لَّهٗ فِئَةٌ یَّنۡصُرُوۡنَهٗ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنۡتَصِرًا ؕ﴿۴۳﴾
هُنَالِكَ الۡوَلَایَةُ لِلّٰهِ الۡحَقِّ ؕ هُوَ خَیۡرٌ ثَوَابًا وَّخَیۡرٌ عُقۡبًا ﴿۴۴﴾ ع

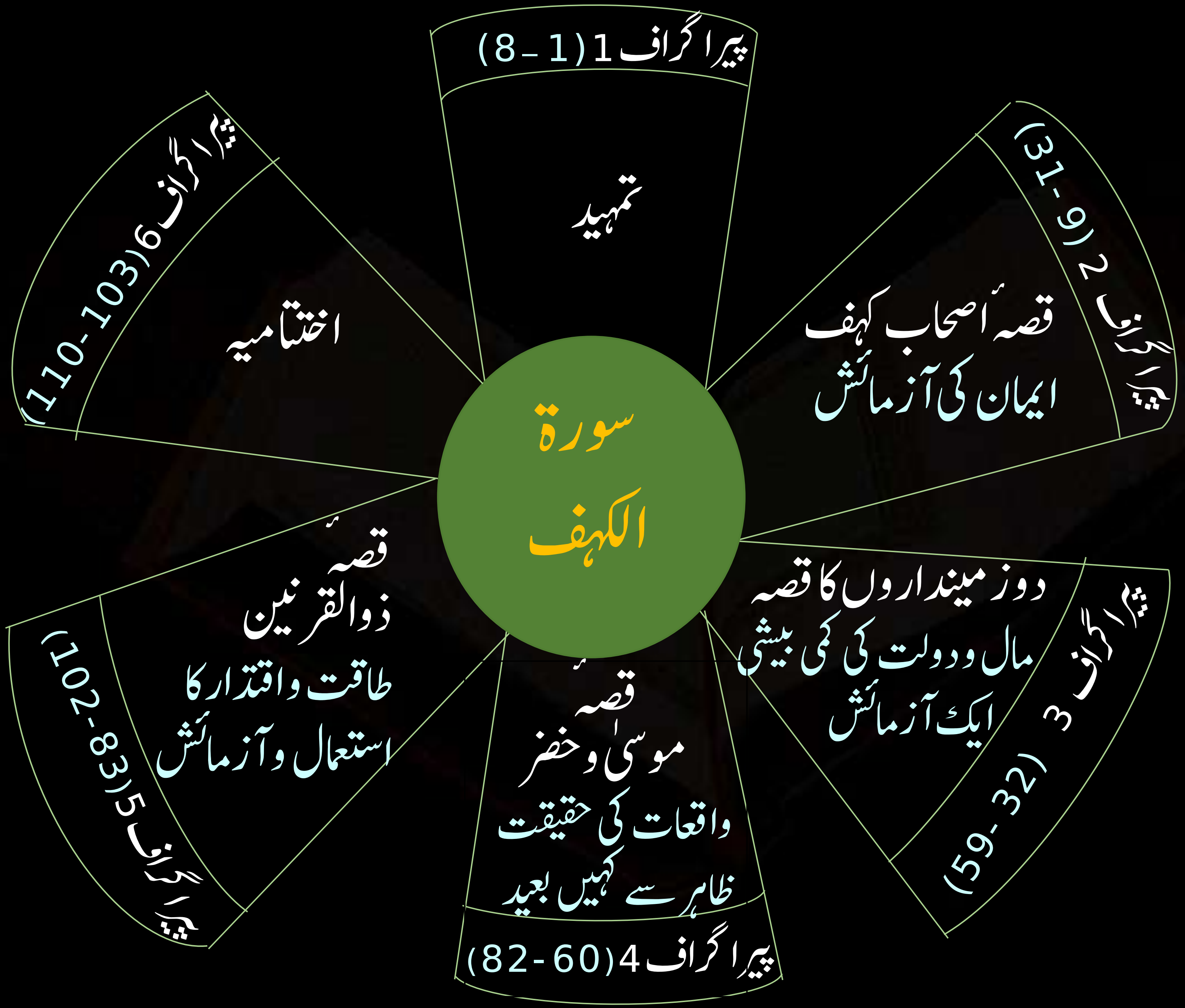
سورۃ
الکہف
پیراگراف 1(8 - 1)
تمہید
پیراگراف 2 (31-9)
قصۂ اصحاب کہف
ایمان کی آزمائش
پیراگراف 3 (59-32)
دو زمینداروں کا قصہ
مال و دولت کی کمی بیشی
ایک آزمائش
پیراگراف 4(82-60)
قصۂ
موسیٰ و خضر
واقعات کی حقیقت
ظاہر سے کہیں بعید
پیراگراف 5(102-83)
قصۂ
ذوالقرنین
طاقت و اقتدار کا
استعمال و آزمائش
پیراگراف 6(110-103)
اختتامیہ

آیات 32-44

- ان آیات میں اسباب پرستی کی نفی کے لیے ایک واقعہ بیان کیا گیا۔ ایک شخص کو اللہ نے انگور اور کھجور کے دو باغات عطا کیے تھے دونوں باغات بڑے سر سبز تھے اور خوب پھل لاتے تھے۔ وہ شخص اللہ کی یاد سے غافل تھا۔ ایک دن اسے اس کے ایک ساتھی نے متوجہ کیا کہ کچھ اللہ کو بھی یاد کر لیا کرو۔ عنقریب یہ باغات فنا ہو جائیں گے اور قیامت آجائے گی۔ کچھ قیامت کی تیاری کی بھی کوشش کرو
- اس نے بڑے تکبر سے کہا کہ میرے باغات پر کبھی بھی زوال نہیں آسکتا باغ کی حفاظت کے لئے باڑ لگا دی ہے ایک نہر کھود کر باغات تک لے آیا ہوں۔ پانی کی کمی میرے باغات کو نہیں اجاڑ سکتی۔ گویا اس نے اسباب پر بھروسہ کیا اور اللہ کی پکڑ سے خود کو محفوظ سمجھا۔ لیکن اللہ نے یہ باغ تباہ کر دیا اور اسکی منصوبہ بندی اسکے کام نہ آئی

وَاضۡرِبۡ لَهُمۡ مَّثَلًا رَّجُلَيۡنِ جَعَلۡنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيۡنِ مِنۡ اَعۡنَابٍ

وَاضۡرِبۡ لَهُمۡ - اورآپؐ بیان کریں ان کے لیئے

مَّثَلًا - ایک مثال

رَّجُلَيۡنِ - دوآدمیوں کی

جَعَلۡنَا - بنایا ہم نے

لِاَحَدِهِمَا - ان دو میں سے ایک کے لیئے

جَنَّتَيۡنِ - دو باغ

مِنۡ اَعۡنَابٍ - انگوروں کے

دو - (تثنیہ) Dual
کے صیغوں/ الفاظ پر غور کریں

وَّحَفَفۡنٰهُمَا بِنَخۡلٍ وَّ جَعَلۡنَا بَيۡنَهُمَا زَرۡعًا ؕ ﴿۳۲﴾

وَّحَفَفۡنٰهُمَا - اور گھیرا ڈالا ہم نے دونوں کے گرد

○ مادہ ح ف ف حَفَّ یَحُفُّ ، حَفًّا گھیرنا، احاطہ کرنا

وَتَرَى الْمَلٰئِكَةَ حَآفِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ

بِنَخۡلٍ - کھجوروں سے

وَّجَعَلۡنَا - اور بنائی ہم نے

بَيۡنَهُمَا - دونوں کے درمیان

زَرۡعًا - ایک کھیتی زَرَع - زمین میں بیج ڈال کر پانی سے سیراب کرنا اور اُگانا

حَرَث - زمین میں ہل چلا کر بیج بونا، کھیتی باڑی کے لیئے تیار کرنا

http://www.NastaliqOnline.ir

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ
اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ؕ ﴿۳۲﴾

اِن کے سامنے ایک مثال پیش کرو دو شخص تھے ان میں سے ایک کو ہم
نے انگور کے دو باغ دیے اور اُن کے گرد کھجور کے درختوں کی باڑھ لگائی
اور ان کے درمیان کاشت کی زمین رکھی

Set forth to them the parable of two men: for one of them
We provided two gardens of grape-vines and surrounded
them with date palms; in between land for cultivation

اقبال

آیت 32

- جس شخص کی مثال دی جارہی ہے اس کی خوشحالی ، آسائش اور اقبال مندی کے سامان کا تذکرہ
- ایک متوسط درجہ کی زندگی کے لیئے سعادت و مسرت کی آخری منزل کا میسر ہونا
- ان دو باغوں اور انکی پیداوار کی بدولت اس دنیا کی آرام و راحت کے سارے اسباب نہ صرف موجود بلکہ ارزاں وفرواں
- اپنے تئیں غور کرنا چاہیئے کہیں اس صورتحال کا اطلاق ہم پر بھی ہوتا ہے ؟
- کیا ہمارا رویہ کہیں ویسا تو نہیں جیسا باغوں والے اس شخص کا بیان کیا گیا ہے ؟

كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّ فَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۙ ﴿٣٣﴾

كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ - دونوں باغ

كلتا: تثنیہ مؤنث

اٰتَتْ اُكُلَهَا - دیتے تھے اپنے پھل

وَلَمْ تَظْلِمْ - اور نہ کمی کرتے

یہاں ظلم کے معنی گھٹانے اور کم کرنے کے ہیں

مِّنْهُ شَيْـًٔا - اس پھل میں سے کوئی چیز

وَّ فَجَّرْنَا - اور ہم نے جاری کی

خِلٰلَهُمَا - دونوں کے بیچ سے

خلال: دو چیزوں کے درمیان کشادگی/ فاصلہ
دانتوں میں / داڑھی میں خلال کرنا

نَهَرًا - ایک نہر

http://www.NastaliqOnline.ir

كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّ فَجَّرْنَا

خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۙ ﴿۳۳﴾

دونوں باغ (کثرت سے) پھل لاتے۔ اور اس (کی پیداوار) میں کسی
طرح کی کمی نہ ہوتی اور دونوں میں ہم نے ایک نہر بھی جاری کر رکھی تھی

Each of those gardens brought forth its produce, and failed not in the least therein: in the midst of them We caused a river to flow

اقبال

وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ۳۴

وَّكَانَ - اور تھا

لَهٗ ثَمَرٌ - اس کے لیئے پھل (اس کو پھل مل گیا)

فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ - تو کہا اس نے اپنے ساتھی سے

وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ - اور وہ اس سے باتیں کرتے ہوئے (محاورہ)

اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ - میں زیادہ ہوں تم سے

مَالًا - مال میں

وَّاَعَزُّ نَفَرًا - اور زیادہ عزت والا ہوں نفری (افرادی قوت) میں

http://www.NastaliqOnline.ir

وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَنَا اَكْثَرُ
مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿٣٤﴾

اور اسے پھل مل گیا پھر اس نے اپنے ساتھی سے باتیں کرتے ہوئے کہا
کہ میں تجھ سے مال میں بھی زیادہ ہوں اور جتھے (اور جماعت) کے لحاظ
سے بھی زیادہ عزت والا ہوں

(Abundant) was the produce this man had : he said to his companion, in the course of a mutual argument: "more wealth have I than you, and more honour and power in (my following of) men."

اقبال

آیت 34

- ایک دن جب اس کے ایک مومن دوست نے اسکے طرزِ فکر اور طرزِ عمل پہ نصیحت کی اور اس کو کفران نعمت اور ناشکری کے انجام سے خبردار کیا۔
- تو اس نے حق وہدایت کی بات ماننے اور کلمہ نصیحت و خیر خواہی قبول کرنے کی بجائے اس نے اس سے بحث شروع کردی کہ تم مجھے کیا نصیحت کر سکتے ہو۔ جبکہ تم میرے برابر کے بھی نہیں ہو کہ میرے پاس مال ودولت بھی تم سے زیادہ ہے اور میں جتھا اور پارٹی کے لحاظ سے بھی تم سے کہیں بڑھ کر عزت و عظمت رکھتا ہوں۔ سو میں صحیح راستے پر اور بالکل ٹھیک جا رہا ہوں
- یہ مادی ذہنیت ومزاج کا شاخسانہ- دل میں ایمان اور اللہ تعالیٰ کی صحیح معرفت نہ ہو تو انسان اپنی ساری خوشحالی وخوش بختی کو اپنے علم وذہانت سے منسوب کرتا ہے

وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا ۙ ﴿۳۵﴾

وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ - اور وہ داخل ہوا اپنے باغ میں (اس حال میں)

وَهُوَ ظَالِمٌ - کہ وہ تھا ظلم کرنے والا

لِّنَفْسِهٖ - اپنے نفس پر (اپنے آپ پر)

قَالَ - اس نے کہا

مَآ اَظُنُّ - نہیں میں خیال کرتا

اَنْ تَبِيْدَ - کہ برباد ہوگا

هٰذِهٖٓ اَبَدًا - یہ کبھی بھی

الْبَيْدَاء صحرا

بَادَ يَبِيْدُ، بَيَادًا تباہ ہونا، اجڑ کر بیابان ہوجانا

http://www.NastaliqOnline.ir

وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ
تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا ۙ ﴿۳۵﴾

پھر وہ اپنی جنّت میں داخل ہوا اور اپنے نفس کے حق میں ظالم بن کر کہنے
لگا "میں نہیں سمجھتا کہ یہ دولت کبھی فنا ہو جائے گی

He went into his garden in a state (of mind) unjust to his soul: He said, "I deem not that this will ever perish

اقبال

وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنۡ رُّدِدۡتُّ اِلٰى رَبِّىۡ لَاَجِدَنَّ خَيۡرًا مِّنۡهَا مُنۡقَلَبًا

وَّمَآ اَظُنُّ - اور نہیں میں خیال کرتا (کہ)

السَّاعَةَ قَآئِمَةً - گھڑی (قیامت) قائم ہونے والی ہے

وَّلَئِنۡ رُّدِدۡتُّ - اور بے شک اگر مجھے لوٹایا گیا رَدَّ یَرُدُّ ، رَدًّا لوٹانا

اِلٰى رَبِّىۡ - میرے رب کی طرف

لَاَجِدَنَّ - (تو) میں لازماً پاؤں گا

خَيۡرًا مِّنۡهَا - اس سے بہتر

مُنۡقَلَبًا - پلٹنے کی جگہ

http://www.NastaliqOnline.ir

وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّىْ
لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿٣٦﴾

اور مجھے توقع نہیں کہ قیامت کی گھڑی کبھی آئے گی تاہم اگر کبھی مجھے اپنے رب کے حضور پلٹایا بھی گیا تو ضرور اِس سے بھی زیادہ شاندار جگہ پاؤں گا

I do not think that the Hour (of Judgment) will (ever) come: Even if I am brought back to my Lord, I shall surely find (there) something better in exchange."

اقبال

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَيُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ - کہا اُس سے اُس کے ساتھی نے

وَهُوَيُحَاوِرُهٗٓ - جب وہ اس سے گفتگو کر رہا تھا

اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ - کیا تو کفر کرتا ہے اس کا جس نے

خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ - پیدا کیا تجھ کو مٹی سے

ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ - پھر نطفے سے

ثُمَّ سَوّٰىكَ - پھر ٹھیک ٹھاک کیا تجھ کو

رَجُلًا - (بطور) ایک مرد

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِىْ خَلَقَكَ
مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ؕ ﴿٣٧﴾

اُس کے ساتھی نے گفتگو کرتے ہوئے اس سے کہا "کیا تو کفر کرتا ہے اُس ذات سے جس نے تجھے مٹی سے اور پھر نطفے سے پیدا کیا اور تجھے ایک پورا آدمی بنا کھڑا کیا؟

His companion said to him, in the course of the argument with him: “do you deny Him Who created you out of dust, then out of a sperm-drop, then fashioned you into a man?

http://www.NastaliqOnline.ir
اقبال

آیت 37

- اس کے مومن دوست جس کی چشمِ بصیرت اللہ نے حق و ایمان کے لیئے کھول دی تھی اور جس کو اللہ نے اپنی معرفت اور صفات و افعال کا علم و یقین عطا کر رکھا تھا اس کی مادہ پرستانہ اور اسباب و ذرائع پہ اتنا بھروسی رکھنے پہ اسکی سخت مخالفت کی
- اس کو توجہ دلائی کہ کائنات میں حقیقی تصرف رکھنے والا اللہ ہے وہ اسباب کا خالق ہے وہ جب چاہے حالات کو پلٹ سکتا ہے
- یہ وہ سنگین حقیقت ہے جسے ظاہر و مادہ پرست انسان ہمیشہ فراموش کر دیتے ہیں
- انسان کا اپنا وجود اللہ کی اتنی عظیم الشان نعمتوں اور اتنے احسانات کا مظہر و شاہکار ہے کہ وہ کسی طرح اس کا انکار اور کفران نعمت نہیں کر سکتا

لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّیْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّیْۤ اَحَدًا ﴿۳۸﴾

لٰكِنَّا۠ - اصل میں لٰكِنْ اَنَا ہے

لٰكِنَّا۠ - لیکن میں (کہتا ہوں کہ)

هُوَ اللّٰهُ - وہ اللہ

رَبِّیْ - میرا رب ہے

وَلَاۤ - اور نہیں

اُشْرِكُ - میں شریک کرتا

بِرَبِّیْۤ - اپنے رب کے ساتھ

اَحَدًا - کسی ایک کو

http://www.NastaliqOnline.ir

لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿٣٨﴾

رہا میں، تو میرا رب تو وہی اللہ ہے اور میں اس کے ساتھ کسی کو شریک
نہیں کرتا

But (I think) for my part that He is Allah, My Lord, and none shall I associate with my Lord

وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ

وَلَوْلَآ - اور کیوں نہیں

اِذْ دَخَلْتَ - جب تو داخل ہوا

جَنَّتَكَ - اپنے باغ میں

قُلْتَ - تو نے کہا

مَا شَآءَ اللّٰهُ - ماشاءاللہ (جو چاہا اللہ نے)

لَا قُوَّةَ - نہیں ہے کوئی بھی قوت

اِلَّا بِاللّٰهِ - سوائے اللہ کے

اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّ وَلَدًا ۚ ﴿٣٩﴾

اِنْ - اگر

تَرَنِ - تو دیکھتا ہے

اَنَا - مجھے

اَقَلَّ - کم تر

مِنْكَ - اپنے آپ سے

مَالًا - مال میں

وَّوَلَدًا - اور اولاد میں

http://www.NastaliqOnline.ir

وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا
بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّ وَلَدًا ۚ ﴿٣٩﴾

اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہو رہا تھا تو اس وقت تیری زبان سے یہ
کیوں نہ نکلا کہ ماشاء اللہ، لا قوۃ الّا باللہ؟ اگر تو مجھے مال اور اولاد میں اپنے
سے کم تر پا رہا ہے

Why did you not, as you went into thy garden, say:
'Allah's will (be done)! There is no power but with Allah!'
If you do see me less than you in wealth and sons,

اقبال

آیت 39

- ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کہنے کی تعلیم و تلقین
- ایمان کا تقاضا : بندہ مومن نے اس متکبر کو ایمان کا صحیح تقاضا بتایا کہ اگر تم نے مجھے مال و اولاد میں سے اپنے سے کم تر پایا تو یہ چیز اکڑنے اور مغرور ہونے کی نہیں بلکہ اس پر تمہیں اپنے رب کا شکر گزار ہونا چاہیئے تھا کہ تمہارے رب نے تم کو اپنے فضل سے نوازا
- باغوں کا اگانا اورا نھیں پھل اور پھول سے بار آور کرنا یہ سب اللہ تعالیٰ کے کام ہیں
- بھروسا اللہ تعالیٰ پر رکھنا چاہیے نہ کہ مال و دولت پر۔ مادہ پرستی کے بجائے اللہ پر کامل ایمان رکھنا چاہیے۔ دنیا تو محض دھوکے کی متاع ہے، اس پر فخر و ناز کیا معنی

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کہنے کی تعلیم و تلقین

- آپ ﷺ نے ابو موسی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تم " يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ فَإِنَّهَا. كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ ".[" نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی ہمت اللہ کے بغیر ممکن نہیں] کہا کرو؛ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ بخاري ،مسلم
- رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: جو شخص گھر سے نکلتے ہوئے کہے: "بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ" [اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ تعالی پر ہی بھروسا رکھتا ہوں، نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی ہمت اللہ کے بغیر ممکن نہیں۔] تو اسے کہا جاتا ہے: تمہارے لیے اللہ کافی ہے، تمہیں محفوظ کر دیا گیا ہے اور تمہاری رہنمائی کر دی گئی، نیز شیطان اس سے دور ہٹ جاتا ہے) ابو داؤد، ترمذی

فَعَسٰى رَبِّىٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا

فَعَسٰى - تو امید ہے

رَبِّىٓ - میرے رب سے

اَنْ يُّؤْتِيَنِ - کہ وہ دے گا مجھ کو

خَيْرًا - بہتر

مِّنْ جَنَّتِكَ - تیرے باغ سے

وَيُرْسِلَ - اور وہ بھیج دے گا

عَلَيْهَا - اس پر

عَلَيۡهَا حُسۡبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصۡبِحَ صَعِيۡدًا زَلَقًا ۙ﴿۴۰﴾

حُسۡبَانًا - کوئی آفت عذاب کی قسم

○ حُسبان-ہر وہ چیز جس کا محاسبہ کیا جائے اور پھر اس کے مطابق اس کا بدلہ دیا جائے

مِّنَ السَّمَآءِ - آسمان سے

فَتُصۡبِحَ - پھر ہو جائے گا

صَعِيۡدًا - ایک میدان

زَلَقًا - چکنا

○ زَلَقَ - زمین کی اقسام میں سے ایک قسم ۔ چکنی زمین

http://www.NastaliqOnline.ir

فَعَسٰى رَبِّىٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا
حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ۙ ﴿۴۰﴾

تو بعید نہیں کہ میرا رب مجھے تیری جنت سے بہتر عطا فرما دے اور تیری
جنت پر آسمان سے کوئی آفت بھیج دے جس سے وہ صاف میدان بن کر
رہ جائے

It may be that my Lord will give me something better than thy garden, and that He will send on thy garden thunderbolts from heaven, making it (but) slippery sand

اقبال

أَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿٤١﴾

أَصْبَحَ : ہونا (ایک حالت سے دوسری حالت کی تبدیلی کیلیئے)

أَوْ يُصْبِحَ - یا ہو جائے

مَآؤُهَا - اس کا پانی

غَوْرًا - جذب (زمین میں)

فَلَنْ - پھر ہرگز نہ

تَسْتَطِيْعَ - تمہیں استطاعت ہو گی

لَهٗ - اس کو

طَلَبًا - طلب کرنے کی (واپس بلانے کی)

http://www.NastaliqOnline.ir

اَوۡ یُصۡبِحَ مَآؤُهَا غَوۡرًا فَلَنۡ تَسۡتَطِیۡعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾

یا اس کا پانی زمین میں اتر جائے اور پھر تو اسے کسی طرح نہ نکال سکے

Or its waters will run off underground so that thou wilt never be able to find it.

اقبال

آیت 40-41

- ان دو آیات میں بندۂ مومن نے اپنے ساتھی کو متنبہ کیا کہ یہ حالات اور مال و اسباب کا ہونا نہ ہونا دائمی نہیں ہے بلکہ یہ اللہ کے ہاتھ میں ہے
- اس پر اللہ کی قدرت و اختیار کے حوالے سے مستقبل کے ممکنہ احتمالات واضح کیئے
- قسمتوں کا الٹ پھیر، خوش نصیبی و بد نصیبی کی تقسیم ابدی اور مستقل نہیں
- تصرف و اقتدار کا اختیار اللہ کے ہاتھ سے کہیں نہیں گیا
- وہ جب چاہے شاہ کو گدا، خوش نصیب کو بد قسمت اور مالدار کو فقیر کر دے

وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِىَ خَاوِيَةٌ

وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ - اور گھیر (سمیٹ) لیا گیا اس کا پھل

فَاَصْبَحَ - پھر وہ ہو گیا

يُقَلِّبُ - الٹتا پلٹتا ہوا

كَفَّيْهِ - اپنی دونوں ہتھیلیوں کو (یعنی ہاتھ ملتا رہ گیا)

عَلٰى مَآ اَنْفَقَ - اس پر جو اس نے خرچ کیا

فِيْهَا - اس (باغ) میں

وَهِىَ خَاوِيَةٌ - اس حال میں کہ وہ (باغ) اوندھا تھا

عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِىْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّىْٓ اَحَدًا ﴿۴۲﴾

عرش کی جمع عروش

عَلٰى عُرُوْشِهَا - اپنی چھتوں پر

وَيَقُوْلُ - اور وہ کہتا تھا

يٰلَيْتَنِىْ - اے کاش میں

لَمْ اُشْرِكْ - میں شریک نہ کرتا

بِرَبِّىْٓ - اپنے رب کے ساتھ

اَحَدًا - کسی کو

http://www.NastaliqOnline.ir

وَأُحِيطَ بِثَمَرِهِ فَأَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلَىٰ مَا أَنفَقَ فِيهَا وَهِيَ
خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا وَيَقُولُ يَٰلَيْتَنِي لَمْ أُشْرِكْ بِرَبِّي أَحَدًا ﴿٤٢﴾

اور اس کا پھل سمیٹ لیا گیا پھر وہ اپنے ہاتھ ہی ملتا رہ گیا اس پر جو اس نے
اس باغ میں خرچ کیا تھا اور وہ اپنی چھتوں پر گرا پڑا تھا اور کہا کاش میں
اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا

And his fruit was beset (with destruction). Then began he to wring his hands for all that he had spent upon it, when (now) it was all ruined on its trellises, and to say: Would that I had ascribed no partner to my Lord!

اقبال

آیت 42

- آخر کار وہی ہوا جس سے اس بندہ مومن نے اس شخص کو خبردار کیا تھا
- جس کا اس شخص کو بڑا گھمنڈ اور غرور تھا۔ اور جس کی بناء پر وہ حق بات سننے اور ماننے کو تیار ہی نہیں ہوتا تھا۔ اب اس کا کچھ بھی باقی نہیں رہا تھا
- جس باغ کے بارے میں اس شخص کا کہنا تھا کہ میں کبھی گمان بھی نہیں کرسکتا کہ یہ باغ بھی کبھی تباہ ہو سکتا ہے۔ وہ اجڑ کر نیست و نابود ہوچکا تھا
- اسے یقین ہوگیا کہ اس کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے اس کے کفر و شرک اور کبر و سرکشی کی وجہ سے ہوا ہے۔
- اس گلشنِ ہستی میں عجب دید ہے لیکن
  جب آنکھ کھلی گُل کی تو موسم ہے خزاں کا

وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ؕ ﴿۴۳﴾

وَلَمْ - اور نہ

تَكُنْ لَّهٗ - تھی اس کے لیئے

فِئَةٌ - کوئی جماعت (جو)

يَّنْصُرُوْنَهٗ - مدد کرتی اس کی

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ - اللہ کے علاوہ

وَمَا كَانَ - اور وہ نہیں تھا

مُنْتَصِرًا - بدلہ لینے والا

http://www.NastaliqOnline.ir

وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ مَا كَانَ
مُنْتَصِرًا ؕ ﴿۴۳﴾

نہ ہوا اللہ کو چھوڑ کر اس کے پاس کوئی جتھا کہ اس کی مدد کرتا، اور نہ کر
سکا وہ آپ ہی اس آفت کا مقابلہ

Nor had he numbers to help him against Allah, nor was he able to deliver himself.

اقبال

هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ عُقْبًا ؑ ﴿۴۴﴾

هُنَالِكَ - یہاں (ایسے موقع پر)

الْوَلَايَةُ - کل اختیار (کارسازی کا)

لِلّٰهِ الْحَقِّ - برحق اللہ کے لئے ہے

هُوَ خَيْرٌ - وہ بہتر ہے

ثَوَابًا - بطور بدلے کے

وَّ خَيْرٌ - اور بہتر ہے

عُقْبًا - بطور انجام کے

هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ۭ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ عُقْبًا ۝ ۴۴ ع

اُس وقت معلوم ہوا کہ کارسازی کا اختیار خدائے برحق ہی کے لیے ہے،
صلہ وہی بہتر ہے جو وہ بخشے اور انجام وہی بخیر ہے جو وہ دکھائے

For thus it is: all protective power belongs to God alone, the True One. He is the best to grant recompense, and the best to determine what is to be

http://www.NastaliqOnline.ir

آیت 43-44

- جن مضبوط تکیوں اور جتھوں پہ بھروسہ تھا وہ کچھ کام نہ آئے
- پس واضح ہو گیا کہ یہ سب دھوکے کا سامان ہے جسکی بناء پر مغرور انسان راہ حق وہدایت سے منہ موڑ کر ہمیشہ کے اور ہولناک خسارے میں مبتلا ہو جاتا ہے
- کسی بھی کافر کو جب یہ معاملہ پیش آتا ہے تو وہ اس وقت ہر طرف سے ناامید اور مجبور ہو کر اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے، مگر تب وقت گزر چکا ہوتا ہے اور اس کا ایمان اسے کچھ فائدہ نہیں دیتا، جیسا کہ فرعون غرق ہوتے وقت ایمان لے آیا
- قارون کے لیئے تو اس طرح کے الفاظ جیسے آیت ۴۴ میں: تو ہم نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا، پھر نہ اس کے لیے کوئی جماعت تھی جو اللہ کے مقابلے میں اس کی مدد کرتی اور نہ وہ اپنا بچاؤ کرنے والوں میں سے تھا۔" مگر ان میں سے کسی کے ایمان نے اسے فائدہ نہ دیا۔ (القصص ۸۱)

دو باغ والے کا قصہ

- ایک خوش نصیب اور اقبال مند شخص کا قصہ
- ضروریاتِ زندگی کی ہر آسائش موجود جَنَّتَيۡنِ مِنۡ اَعۡنَابٍ وَّحَفَفۡنٰهُمَا..
- اس شخص کا مادی مزاج - اَنَا اَكۡثَرُ مِنۡكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا
- جو جاگیر داروں اور دولتمندوں کا خاصہ مَاۤ اَظُنُّ اَنۡ تَبِيۡدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا
- اپنی ساری خوشحالی اور خوش بختی کو اپنے علم ولیاقت اور ذہانت و محنت کا ثمرہ سمجھتا ہے إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَى عِلْمٍ عِندِي
- ایمانی طرز فکر

دو باغ والے کا قصہ

- ہر کمال، اثاثے، achievement کو اللہ کی طرف منسوب کریں
- اسی پہ بھروسہ
- اِن شاء اللہ اور ماشاء اللہ کا شعوری استعمال
- مادی تہذیب کا اپنے وسائل واسباب پہ بھروسہ
- باغ والے کا شرک ! يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا
- ساری دولت اور خوشحالی کا سرچشمہ یہی ظاہری اسباب ہیں

قران نے اسکو شرک قرار دیا

دو باغ والے کا قصہ

- ارادہء الٰہی پر ایمان و اعتماد
  - وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
  - یہ اس سورۃ کی روح اور اس قصے کی جان ہے
  - آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپؐ کے ساتھیوں اور قرآن پڑھنے والوں کو ترغیب
    - اپنا سارا معاملہ، ساری طاقت و صلاحیت اللہ کے حوالے کردیں
    - مستقبل کے ہر ارادہ اور نیت کو اس کے سپرد اور اسکی مشیت کے ساتھ مشروط اور وابستہ رکھیں

دو باغ والے کا قصہ

- اِن شاء اللہ اور ماشاءاللہ دو ہلکے پھلکے لفظ
- درحقیقت بڑے وزنی ، بڑے گہرے اور معانی و حقائق سے لبریز الفاظ
- شعور واحساس کے ساتھ ادا کیئے گئے یہ دو لفظ
  - اندھی مادیت ، نفس اور ارادۂ انسانی پر بھروسہ واعتماد پر کاری ضرب لگاتے ہیں
  - آج ان الفاظ کا استعمال !

اِنشاء اللہ کا استعمال

- انفرادی زندگی کے چھوٹے چھوٹے کاموں، سرسری ملاقاتوں اور تاریخ کے تعین کے لیئے ؟
- اجتماعی کاموں اور ان عظیم منصوبوں پر حاوی ہے جو پوری قوم کی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں
- وسائل ، اسباب اور تدابیر اس یقین اور ایمان کے ساتھ ہوں کہ فیصلہ کن ، بالاتر اور اول و آخر بہر صورت ارادۂ الٰہی ہے
- اس کے مخاطب ہر زمانے کا معاشرہ، تمام حکومتیں ، ادارے ، جماعتیں اور تحریکیں -

دو باغ والے کا قصہ

- عہدِ حاضر کا شرک

- مادی، طبعی، فنی اسباب کو خدا کا درجہ دے رکھا ہے
- زندگی، موت، کامیابی، ناکامی، خوش نصیبی کے اسباب بس یہی اسباب و ذرائع ہیں جو نظر آ رہے ہیں
- اس واقعے میں اس مادہ پرستانہ طرز فکر کی بھرپور تردید کی گئی ہے